اَلَیسَ مِنکُم رَجُل الرَّشِید

الیس منکم رجل الرشید
حقیقی دستاویز
فی تائید
تاریخی دستاویز
وفی رد
تحقیقی دستاویز
ناشر
حضرا لتحقیقات اسلامی
پاکستان
Qamar Pac 7x4

نام کتاب .... حقیقی دستاویز

مصنف .... مولانا ابوالحسنین ہزاروی

ناشر .... حضار التحقیقات اسلامی، پاکستان

تعداد .... گیارہ سو (1100)

ای میل ایڈریس .... hizara313@gmail.com

3- نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ۱۴ افراد فتویٰ دیتے تھے۔ خلفائے راشدین حضرت عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ ابن مسعود، عمار بن یاسر، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، حذیفہ بن الیمان زید بن ثابت، ابودردا، سلمان فارسی، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم

پھر صاحب کتاب الریاض النضرہ کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں سوا ابوبکر کے کوئی فتویٰ نہ دیتا تھا۔ اور یہ آپ ﷺ کے صدیق اکبرؓ پر اعتماد کی کامل دلیل ہے کہ جب صدیق اکبرؓ مسئلہ بتاتے تو نبی کریم ﷺ اس کی تصدیق فرماتے تھے جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں ہو چکا ہے۔ یہ اعتماد کی دلیل ہے نہ کہ اس بات کی کہ صدیق اکبرؓ کا علم نبی کریم ﷺ سے زیادہ تھا۔ گویا رحمت عالم ﷺ اپنے تمام شاگردوں میں سے صدیق اکبرؓ پر اُن کے سبق یاد کرنے کی بنا پر پورا اعتماد تھا۔

❀❀❀❀

افتراء

رسول پاک نماز میں آیتیں پڑھنا بھول گئے۔ (ابوداؤد، بخاری)

الجواب:

1- اول تو رافضی کا جھوٹ اور ملاوٹ ملاحظہ ہو کہ یہاں جس حدیث پاک کا حوالہ دیا ہے اس میں کہیں صلوۃ کا لفظ نہیں صرف اتنی بات ہے کہ آپ ﷺ نے مسجد میں ایک شخص کو قرآن پڑھتے سنا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے کہ اس نے مجھے فلاں فلاں سورت کی یاد دلادی۔ غور فرمایئے اس میں نہ نماز کی کوئی بات ہے اور نہ ہی وہ صحابیؓ یا آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے جب یہ واقعہ پیش آیا۔ مگر رافضی قلم کار نے ''نماز میں'' کا لفظ لکھ کر فراڈ کیا جو رافضی مذہب کا خاصہ اور جزو لاینفک ہے اب خدا جانے اتنا واضح اور صاف جھوٹ بول کر وہ آخر کس کو دھوکہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔

2- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے: سنقرئك فلا تنسیٰ الا ماشاء الله۔ (اعلیٰ)

یعنی عنقریب ہم آپ کو پڑھا دیں گے ایسا کہ آپ نہیں بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے گا۔ اس سے واضح ہو رہا ہے کہ کچھ ایسی آیات و سورتیں بھی ہیں جو آپ کو بھلادی جائیں گی۔ ما ننسخ من ایة الخ (البقرہ) میں نسخ قرآن کا مسئلہ واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کچھ آیات اور سورتیں منسوخ کردی جائیں گی یا کردی گئی ہیں قرآن پاک کے ان ارشادات کے عین مطابق یہ حدیث پاک بھی واضح کر رہی ہے کہ کچھ سورتیں نازل ہوئیں مگر وہ بعد میں منسوخ ہوگئیں۔ کچھ دنوں بعد جب مسجد میں وہ کلام کسی صحابی نے پڑھا جو قبل از نسخ اُس نے یاد کرلیا تھا تو آپ کو انکی یاد آگئی اور اسی موقع پر یہ دعائیہ جملے آپ ﷺ نے ارشاد فرمائے اب قرآن پاک کی تفسیر و ضاحت کرنے والی ان احادیث پر تو رافضی کو اعتراض ہے کہ یہ بھی انکے نزدیک کفریہ عبارت اور گستاخانہ جملہ ہے تو پھر آپ دل پر ہاتھ رکھ کر ذرا یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ انکا قرآن حکیم کے بارے میں پھر کیا خیال ہوگا جس میں نسخ کا مسئلہ بیان ہوا ہے؟

3- مذکورہ اعتراض سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ آپ کو قرآن پاک آتا تھا پھر بھول گیا پھر صحابی کے بتانے پر دوبارہ سے آپ نے اسے یاد کرلیا مگر یہ مطلب سراسر حدیث پاک کے خلاف ہے دراصل پڑھی جانے والی وہ سورتیں منسوخ ہوگئیں تھیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے قلب اطہر سے واپس اٹھالی تھیں پھر اس صحابی نے پڑھا تو دوبارہ اُن سورتوں کی یاد آگئی یہاں الفاظ ''یاد کرلی'' نہیں ''یاد آگئی'' ہے جیسے کسی دور رہنے والے کی یاد آجاتی ہے۔ تو یہاں یاد کرنا نہیں مراد جیسا کہ روافض نے تاثر دیا بلکہ لقد اذکرنی ہے کہ اس نے مجھے اُن گئی ہوئی سورتوں کی یاد دلادی ہے۔

یہ اور اس طرح کے کئی وہ دھوکے ہیں جو عامۃ الناس کو گمراہ کرنے کیلئے خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر دیے جاتے ہیں مگر سوا اپنی عاقبت برباد کرنے کے اور وہ کیا کرسکیں گے۔

❀❀❀❀

افتراء

رسول خدا نے ایک نامحرم عورت سے کہا کہ اپنے آپ کو میرے حوالے کرو۔ (بخاری)

الجواب:

سراسر بہتان اور دھوکہ کی انتہا ہے۔ صحیح بخاری کے دونوں صفحے ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں باب ۵۸ من طلق۔ کہ جو شخص بیوی کو طلاق دے۔

کیا یہ ضروری ہے کہ بیوی کو طلاق دیتے وقت آدمی بیوی کی طرف متوجہ ہو۔ اِس باب کے الفاظ صاف صاف بتارہے ہیں کہ جس عورت کو رافضی غیر محرم قرار دے رہے ہیں وہ غیر محرم نہ تھی بلکہ بیوی تھی واقعہ یہ ہے جو سیدہ عائشہؓ نے نقل فرمایا کہ جون کی بیٹی جس کا نام امیمہ بنت شراحیل تھا اس سے نکاح ہوا وہ حضور ﷺ کے پاس لائی گئی آپ ﷺ اُس کے قریب ہوئے تو اس نے آپ سے اللہ کی پناہ مانگی آپ ﷺ نے فرمایا تو نے بڑی ذات کی پناہ مانگی ہے جا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

اسید بن اسید کی روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ اُسکے قریب تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تو (میری بیوی ہے) اپنے آپ کو میرے حوالے کردے اس نے کہا کیا شہزادی اپنے آپ کو کسی بازاری کے حوالے کرسکتی ہے؟ آپ نے ہاتھ بڑھایا تا کہ اس پر ہاتھ رکھ کر اسے تسکین دیں تو اُس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اُس ذات کی پناہ مانگی ہے جس کی پناہ مانگی جاتی ہے پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابو اسید اس کو دو رازقی (خاص قسم کا جوڑا) پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچادے۔

پھر راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ اس امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا جب وہ آپ ﷺ کے پاس لائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اس نے ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے ابو اسید کو حکم دیا کہ اسے سامان مہیا کردے اور دو رازقی جوڑے پہنادے۔ (بخاری مترجم ج ۳، ۱۳۲)